

لیکن وہ دامن مرا نہیں کیونکہ حکامِ خدا میں نہیں ہے
 ولکن شنبہ لہو۔ وہ (سجود) شک میں پڑ گئے۔
 جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اوس کو مردہ خیال
 کر لیا۔ حالانکہ وہ درحقیقت مردہ نہ تھا۔ لیکن یہ بات
 دیکھ کر سخت رنج ہوا ہے کہ سوامی دھرماتندھار دتی
 جیسے مشہور و معروف انسان اسلام جیسے خطرناک
 مذہب سے ایسے کائنات پر جو ہندوستان کے پانچویں
 حصے زیادہ مذہب ہے +
 سبغہ سوراس ہمارے میں جو واقعی قابلِ تعریف ہوگی
 اول یہ کہ مسیح کے ہندوستان میں آنے کی اتنا سادگی ہے۔
 دوسرے یہ کہ مذہب کے ماننے والوں پر اس مذہب
 جو اثر پڑے ہے میں بن کو بہت وضاحت سے بیان کیا
 ہے۔ نویں کی عبارت خاص توجہ کے لائق ہے مجھے معلوم
 ہوتا ہے کہ حیسانیت کے اچھے دن اب گزر چکے ہیں۔ اب کل
 اس مذہب میں پارہ۔ چند مثال چار چوتھے۔ گوالے
 اور اسی قسم کے نئی اور طبیعت تک داخل ہوتے ہیں۔
 یہ لوگ ملک کے بے وبال جان ہوتے ہیں اور ان کے
 ساتھ اختلاف کا سے اچھے سوسائٹی کی ذلت ہوتی ہے۔
 یہ بیسودہ نالایق شرابی جو ہمارے ہمارے رہتے
 شریر لوگ اب ہندوستانی نو عیسائی لوگوں میں
 میں شمار نہ کئے جاتے ہیں اور اعلیٰ قوموں کے لوگ اچھے
 ملک حیسانیت کے افرے بالکل بچے ہو گئے ہیں۔ ان
 بچے ذاتوں کے بہت سے لوگوں کو بچانے اچھی حالت میں
 کرنے کے حیسانیت نے اور بھی بہت حال کر دیا ہے
 لڑتے سے ایسے لوگوں کی حالت بالکل خراب ہو گئی ہے
 اور ان کے اخلاق گر گئے ہیں اور بچے کی نسبت وہ
 تقریباً چلتی ہیں اور یہی طرح گئے ہیں۔ دینی حیسانوں میں
 ۹۹ فیصدی انہوں میں جن کے اخلاق بہت بہتر ہیں
 ہوتے ہیں۔ نویں قوائے کے لحاظ سے وہ ہندوؤں
 دس ہزار درجہ کم ہیں۔ اور روحانی حالت ان کی
 ہے کہ گویا وہ ہندوستانی حیسانیت کی کتاب حسا
 میں مقدمہ مقرر ہیں +
 نو عیسائیوں کی یہ تصور عیسائی مذہب کے ایک
 نے نہیں بلکہ ایک ہنایت دلدل وہ عاشق نے کہیں
 اور یہ ایسی سچی باتیں ہیں کہ ان کی صداقت بہت
 خود حیسان خاصا جان نے تسلیم کی ہے۔ اگر
 صحیح ہے کہ حضرت اپنے پہلوں سے بچا جاتا۔
 عیسائی مذہب سے انکے حامیوں کو تاثر دھڑل
 جن طرح ہندوستان میں عیسویت نے لوگوں
 میں طواغیت پیدا کی ہے اسی طرح افریقہ میں بھی اس نے
 کے اخلاق بگاڑ دیے اور ان کو اور بھی بچے
 برعکس اس کے اگر اسلام کے پاک افریکہ کو جو
 نو مسلموں کی حالت سے ثابت ہوتا ہے اور جو
 صاحبان نے تسلیم کیا ہے دیکھا جائے تو زمین
 کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ اور ان تمام باتوں
 ہی توجہ رکھنا ہے کہ عیسائی مذہب کے دن
 پر چکے ہیں۔
 مسیح اور اسکے مذہب اور بائبل کی کو
 کیوں نہ کرے اگر عیسائی مذہب
 جس کو سوامی صاحب تسلیم کرتے ہیں تو یہ
 عیش ہے کیونکہ واقعات انکو جو چاہے تھیں

تیس جگہ پر نسبت ہوئی ہے۔ شواہد۔ ایجن
 کے لئے تو فائدہ نہیں دے سکتا ہے۔ اگر خوب
 ہے تو سو گاڑی بھی بے جا ہوگا۔ پس اگر ماور
 پنا شہر میں ہو۔ اس ہمارے وقت کے واسطے
 خدا کا وعدہ ہے کہ دنیا میں پیچھے کی۔ پھر اگر طاقت
 دے اور اس کے پیچھے دے دے اور لوگ بڑے
 قوم کے لئے مصلحت کیا۔

اپنے وقت پر کار طاقت کے طرح پیدا
 ہوئی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صادق
 اور بکا بندہ بن جاوے تاکہ کسی نذر
 سے برکت اور مدد پہنچے والا نہ ہو۔
 اس پر کرام سارے ہی با خدا اور عقل
 خیر کے نعمت اور سے بڑھ کر ایسے وفادار ہے
 رکھتی ہے جس سے بکارتا ساسی سٹاپ کو بکارتا
 دور نہ دے اور خدا رکھتا ہے وہاں جگہ اس
 کے ہندو سے جو انات انسانی شکل میں دکھائی دے
 جہر کے ہی ایسا دیکھ کر دیکھا کہ جس سے بڑھ کر
 دنیا میں کوئی شریعت نہیں تھی۔ پھر آئے ایسے
 وقت پر کہ تمام مردہ اور خدا کی جڑ سے جو
 فرما دے اس فساد کے الہو والہ بھی۔
 آئے ایسے وقت پر کہ فرمایا۔ الہو والہ ملک
 اس کے دیکھو والہ نعمت علیکم لعنوا

اذا جاء نصر الله والفتح ما قاتلہ
 کو سحرہ لکھتے ہیں۔ اور اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ کتنی نعمت الہی اور قوت جاوے آ حضرت
 نے آئی تھی۔ پس خدا کے خاص بندوں اور خیروں
 میں اختلاف ہوتا ہے کہ قوت ایمانی اور استقامت
 کی جو کہ کسی کا وہ شہیدیت باز رہے۔
 رخصت سے جھکنا جس سے ہے اور تباہی وہ
 لکت کا موجب ہوگا میرا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی
 نہ لی کے واسطے میں باتیں یاد رکھو۔ (۱) نفسانہ
 کے مقابل پر تباہی اور جہد و جہد سے کام لو۔
 (۲) ادعاؤں سے کام لو۔ (۳) سست اور کمال

ہو۔ اور شکوہ نہیں
 ماری جہاد ہی اگرچہ کا سچ ہی رہی۔ تو
 کفر فائدہ نہ ہوگا۔ جو ردی رہے جس خدا کو
 جہاد نہیں۔ پس۔ تقویٰ۔ عبادت اور
 ایمانی حالت میں قری کر۔ اگر کوئی شخص مجھے
 و جلال اور کفر و غیرہ مومن سے بکارتا ہے تو
 اسات کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو۔ کیونکہ جب خدا
 میرے ساتھ ہے تو مجھے اپنے کے ایسے جملہات اور
 گاموں کا کیا ڈر ہے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کو مارا تھا۔ ایک زمانہ ایسا گیا۔
 کہ بکار اٹھا۔ کہیں اس خدا پر ایمان نہ آیا پھر
 تو کیا اور اس کے متبع ایمان لائے ہیں۔ ایسے
 لوگ یاد رکھ کر کثرت اور نامزد ہوتے ہیں۔ یہ تو
 مجھے ہوتے ہیں کہ مجھے ایک بچہ جس اوقات اپنی
 سدا واپس کو بھیجنا بھیجی کی وجہ سے کافی دیدہ ہے۔
 مگر اس کے لئے کوئی جہاد نہیں رہتا۔

پس اور کہ اگر بیعت اور بات پر تباہ رکھنا
 کچھ بھی سود مند نہیں۔ جب کوئی شخص خدا سے

سے مرے کتریب ہو جائے۔ یا شہداء ہو کر سے مرے
 تک پہنچ جاوے۔ تو کیا اور موت ایک نظر مانی
 یا ایک دانہ لہا یا کاد کو موت سے بجا ایسا۔ سرگزشت
 جسطرح اس بدن کو بجا نکالنے کا کافی طرہ
 اور کافی پانی ہم پر بجا ہے تو سوائے سحر نہیں۔
 اس طرح پورے جہنم سے۔ تہوڑی سی ٹکی سے قہری
 نجا نہیں سکتے۔ پس اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم
 نے ہاتھ پر تباہ کر دیا ہے اب ہمیں کیا فر ہے۔
 یہ بات ہی ایک موت ہے جو شخص یہ موت اپنے اور
 وار کرتا ہے اور کو پھر فی زندگی دی جاتی ہے۔
 اور یہی اصغیا کا عقلا ہے۔ الشفا نے نے
 ہی ہی ابتدائی حالت کیواسطہ فرمایا۔ یا ایہا
 الذین آمنوا علیکم انفسکم۔ یعنی مجھے
 اپنے آپ کو درست کرو اپنے امراض کو دور کرو۔
 دوسروں کا فکر مت کرو۔ ان بات کو اپنے آپ کو
 درست کرو۔ اور دیکھو دوسروں کو کچھ بات
 کر دیا کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بخشنے اور تباہ
 کرنا نہیں ہے تمہیں بخشنے دے۔ سدا واپس ماری
 کزوریوں کو تم سے دور کرے۔ سدا واپس ماری
 اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔
 (آمین) والسلام

تسلسل مضمون صفحہ کالم

قادیان والو کا
 خاص احترام

رکھا جاتا ہے۔ سیالکوٹ کے بانیوں نے دارالامان
 کے سیالکوٹ اور سیالکوٹ کا اس تقریب پر خاص احترام
 جس سے جہاد سیالکوٹ کی اس محبت کا پتہ لگتا ہے۔
 جو اس کے آثار و عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام سے ہے۔ وہ ہم اپنے اند کوئی خاص قابلیت
 اور فخر میں احرام کے لئے بہ مستعد و نرنگان ملت
 نہیں رہتے ہاں زبان ہندی ہم کہہ سکتے ہیں۔
 کچھ شہر نے دھام دیا۔ سید احمد محبوب بہتر
 بد لغت کہ شکی یا میری۔ کہار پورے دار و درویش
 بغض اس کے ناچیز ہوں۔ دیکھتے ہوئے با کمال شہر
 جمال پیشین وین اثر کرد۔ وگرنہ میں ہر حال کہ بہتر
 جس جی کو تو کہنے کا سوچتا تھا کہ جمال ہم انھیں دین
 اشکر کرو۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ سے اس اثر کے حصول
 کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دارالامان واپس کے لکھ
 خصوصاً یہ التزام تھا کہ شخص کا کہنا ان کے مکان
 پر پہنچا دیا جاتا تھا۔ اور ایسا ہی دوسرے صفحہ
 اور بعض احباب کو انکی حسب خواہش کیا گیا تھا کہ
 مکان پر پہنچا دیا جاتا تھا۔ سب احباب کو ایک ہی
 محکمہ حب و سحر کیا گیا جاتا تھا۔ محترمہ کہ زبان
 نازی کے پورے اوقات کو ان لوگوں نے دیکھا ہر شخص
 جہاد میں بہترین تھا اس لئے نہایت دیانت داری اور
 شان مستند کے ساتھ دعا دیا اس لئے ہم تمہیں

شخص کے متعلق کچھ ذکر نہیں کر سکتے مگر یہ دعا
 ہر شخص جہاد سیالکوٹ کا خاص ترفیع اور شہر گزاری
 کے قابل ہے۔ خدا کو اس کی بہت۔ استقلال۔
 اور ذوق اور محبت و جہادیت ہم سب میں پیدا ہو۔
 اس کے بعد اگر کسی جہاد نے کسی اعلیٰ حضرت جہاد سے
 موجود کو دعوت دی تو اس میں ہے کہ سیالکوٹ کی جہاد
 کا اختتام اور انعام ہمیشہ ہندو سماج کا ہوگا۔ ہم اس
 سلسلہ میں ہندو سماج میں میر حسام الدین صاحب
 کا خاص ذکر کریں گے اور کسی دوسرے مقام پر۔ (انشاء
 اللہ العزیز)

ہاں اس قدر اور ہندو مذکر ہندو ہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد
 ہندو کے بعض سوز اور کان میں خلیفہ رحیب الدین
 صاحب اور میاں سراج الدین صاحب نے ہی اس تقریب
 پر انتظامی امور میں جہادیت سیالکوٹ کا ہاتھ بٹانے
 میں سرگرمی دکھائی۔ جزاء ہم اللہ احسن الجزاء۔
 ہم ذوق مضمون کے سلسلہ میں کچھ
 ایسے محو ہونے کے اس امر کا ذکر نہیں
 کر سکتے کہ اعلیٰ حضرت جہاد اللہ کے
 داخلہ شہر میں جہادیت سیالکوٹ کی طرف سے جہاد
 ہوا خیر مقدم ہی تقسیم ہوا تھا اور اگرچہ جہادیت
 اس محلہ و ران مکانات میں جہادیت سیالکوٹ
 سے لگا گیا۔ اس خیر مقدم پر ہندو جہاد ذیل دو
 شہر تھے۔

اسے آمدت بافت آبادی ما
 ذکر ہو دوسرے شادی ما

سیالکوٹ ہادیار بدول شہزادے ما
 شہزادہ ہادی ما جیسے ما مرزا ما

غرض
 اعلیٰ حضرت سے۔ سیالکوٹ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم
 سے جہادیت سیالکوٹ پر کچھ اور ایسی محکمہ
 میں جہادیت قریباً برس پیش آپ ایک گناہی
 کی حالت میں رہ چکے تھے آج کل ایک شہر انشان
 کے رنگ میں فروکش ہوئے۔ اسی سلسلہ مضمون میں
 حضرت اقدس سیالکوٹ میں یکیت ایک کے
 ایک جہادیت ہے۔
 جہادوں کی کثرت آفاقی جہاد ہی تھی۔ اور ہر انویلی
 طریق ایک حقول تہو مسافروں کی اس تقریب پر
 جاری تھی۔ جہادیت مسرت کے ساتھ سیز بانا
 سیالکوٹ

اھل و سہل و مرجبا
 کچھ کو ہمارے جتے تھے۔

پہلا جمعہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء
 ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء
 کے ساتھ لوگ اسی مسجد میں جو اعلیٰ حضرت کی فروگاہ
 سے انگریزی ہوئی ہے اور میر حسام الدین صاحب
 کی مسجد آبادی ہے۔ وقت مقررہ سے پہلے ہی جمع ہو گئے
 تھے۔ مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب نے نماز جمعہ
 پڑھائی اور خطبہ سورۃ جمعہ پڑھا۔ ہم خوش
 سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خطبہ قلمبند نہیں کیا جا

ورنہ وہ بیعت ہی ضروری تھا۔ اگر خدا تعالیٰ نے جہاد
 اور حضرت مسلمان کو توفیق ملی تو انہیں نے وعدہ کیا ہے
 کہ کسی وقت خود اچھے بطور ایک مضمون کے لکھیں
 ہندو جہادیت میں حقوق بیعت کے لئے
 آگے بڑھی۔
 اذ جاء نصر الله والفتح
 و انتہی امر الزمان الیٰ الینا
 الینس حسن با حق

آدھی تھو۔ دیکھا تھا۔ اور یہاں یہ حال تھا۔ کہ کثرت
 کے ساتھ داخل سلسلہ ہوتے تھے۔ براہین احمد میں
 ہندو جہادیت ایک اہم جہاد ہوا جو ہندو
 اور یہ عظیم الشان پیشگوئی تھی جو ہندو سے پوری
 ہو رہی ہے۔ سیالکوٹ دلوں نے اپنی آنکھ سے آکر
 پورا سہنا ہوا دیکھ لیا۔ یہ نہ ممکن اور محال تھا
 کہ سب لوگ حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ لکھ کر بیعت لکھ
 ایسے یہ قرین مصلحت سمجھا گیا کہ ہندو جہادیت
 والدی جہادیں۔ چنانچہ ہندو جہادیت مختلف مضمون
 میں ڈال دی گئیں اور اس طرح ہندو مختلف جہادیتوں
 سے بیعت ہو چکی۔
 بیعت کے بعد اعلیٰ حضرت جہاد اللہ نے مناسب
 وہ تقریر کی جو ہم نے صلی پر درج کی ہے اور
 صفحہ ۸ کے دوسرے کالم تک چلی گئی ہے۔

حکیم الامت کی
 مجلس ایک نظر

انسان کی خدمت کے سچے جہاد میں ہی بیعت
 بلکہ دور دور تک مشہور میں اور خاص سیالکوٹ کی
 تو اس جہاد میں آپ ایک جہاد اور ایک جہاد
 طیب رہ چکے ہیں پوری شہرت رکھتے ہیں پس آپ
 کا درود سیالکوٹ قانون کے لئے نعمت ہے ہر شہر
 ہر قسم کے روحانی اور جسمانی مہربانی آپ کے درود
 پر اس موجود ہوئے۔ یہ دیکھ کر ان لوگوں کو تعجب
 ہوتا تھا کہ ستر برس کے قریب کا ایک بوڑھا بزرگ
 قسم کے کچھ یا سہارہ کے کس طرح دن بہر منتفعت
 امرائے مریضوں کو دیکھتا رہتا ہے اور تھکتا
 نہیں اور صرف ہی کام نہیں۔ کوئی آتا ہے اور
 ایک اعتراض قرآن کریم یا اسلام پر یا حضرت اقدس
 کی ذات پر کرتا ہے اس کے لئے کوئی بھی تقریر
 ہی کرتی چلتی ہیں۔ کہانے کے اوقات میں خیر توفیق
 توفیق ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر یہ کس کا انسان
 ہے جو نہیں تھکتا۔ یہ نہایت شگفتہ کی بیعت کا
 نہیں ہے۔ اس لئے ایمان کی جگہ چلی ہوئی ہے۔
 یہ لوگ جسمانی طبع سے نہیں بلکہ روحانی فنا سے
 زندہ ہیں۔ الا بدکم الله تظلمون الظلم

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
 اس میں کچھ شک نہیں کہ زمانہ اور حوادث کا اثر اگر
 جسم پر ہوتا ہے لیکن ذکر الہی ہر وقت انکی مجلس
 میں ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ کہتے۔ جتے ہیں وہ انکی
 توفیق تقویت اور شوق فنا کا باعث ہے۔ سب

